کہ تمہارے نبی محمد صلعم نے دریاؤں کا بھی کبھی سفر کیا تھا؟ انہوں نے جواب دیا نہیں صاحب! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہمیں اس قسم کی روایت نہیں آئی کہ آپ نے کبھی دریا کا بھی سفر کیا۔

اب کپتان مذکور کو یقین واعتقاد ہوگیا کہ قرآن مجید میں جو کچھہ مذکور ہے وہ سب اس بزرگ نبی پر خدا تعالیٰ کیطرف سے نازل شدہ وحی ہے۔ پھر اسکے اعتقاد کو توحید و شریعت، تہذیب و تمدن کی ان آیتوں نے جو تمام تورات و انجیل سے عقل و فکر کے بالکل قریب اور ہر حیثیت سے کامل ہیں اور زیادہ مضبوط و مستحکم کردیا۔ چنانچہ وہ انگریز کپتان اپنے علم و بصیرت کی وجہ سے اسلام سے مشرف ہوگیا اور ایک کافی عرصہ تک قرآن ہی کے ترجمہ سے جو کچھہ اسنے سمجھا اسی کے مطابق عبادت کرتا رہا۔ یہانتک کہ اسنے سمندروں میں جہازرانی کا کام چھوڑ کر مصر میں اقامت اختیار کرلی اور خاصی عربی سیکھی۔ مصری فاضلوں کے ساتھ کامیاب زندگی بسر کی۔ ہاں یہ وہی کپتان تھا جسکو اسلام لانے کے بعد لوگوں نے مسٹر عبداللہ براؤن کے نام کے ساتھ جانا۔ خدا اس کو آرام جنت نصیب کرے۔ مصر میں ان کو جاننے والے اب بھی بہت موجود ہیں۔ میں نے خود ان سے ملاقات کی شناسائی حاصل کی تھی۔

جسوقت مرحوم کپتان سمندر میں جہازرانی کرتا تھا اسوقت قرآن سے سمجھکر وہ جس خضوع و خشوع اور قلبی توجہ سے نماز پڑھا کرتا تھا اسکے متعلق محترم استاذ امام (سید محمد عبدہٗ) فرمایا کرتے تھے کہ اسکی نماز جن ارکان و صورت کے ساتھ تھی وہ نماز کی حقیقی روح اور اصلی نچوڑ تھی۔ اسکی وہ پر خلوص نماز اللہ کی قبولیت و خوشنودی کیطرف ان رسمی نمازوں سے زیادہ قریب تھی جو صرف تقلیدی طور پر مخصوص صورت میں ادا کی جاتی ہیں مگر ادا کرنیوالوں کے دلوں میں خدا کی عظمت و وحدانیت کے تاثر کے ساتھ کبھی یہ کھٹک نہیں ہوتی کہ وہ درگاہ عالی میں اللہ کی طرف متوجہ ہیں اور اس سے سرگوشیاں کر رہے ہیں۔ سچ ہے "لاصلوٰۃ الا بحضور القلب"

(المنار۔ مصر)

دعوت محمدیہ

ایک مصری محقق عالم کا بصیرت افروز مقالہ۔

(مترجم عبدالغفار حسن رحمانی عمرپوری)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی مبارک حیات کے چالیس سال گذرنے کے بعد وہ کونسی چیز لائے تھے جسکی روشنی میں آپنے ظلمتکدۂ ارضی کو بقعۂ نور بنا دیا؟۔ اور آپ نے اپنی تئیس سال کی مختصر زندگی میں کونسا انقلاب پیدا کیا؟

یہ دو سوال ہیں جن کا آج ہمکو جواب دینا ہے۔

آنحضرت صلعم وہ دین مبین لیکر آئے جو عقل و فطرت کے مطابق ہے۔ اسکے قوانین و احکام عالمگیر و دائمی ہیں۔ آپ اسی مذہب کے داعی ہوکر تشریف لائے جو عدل و مساوات کا حامی اور افراط و تفریط سے پاک ہے اور آپ ہی کی ذات گرامی کی وجہ سے عرب کے وحشی اور خونخوار بدوؤں میں اتحاد کی لہر پیدا ہوگئی اور ان کا منتشر شیرازہ یکجا ہوگیا۔ غرضیکہ آپ نے وہ عظیم الشان انقلاب پیدا کیا جسکی نظیر تاریخ عالم ہرگز نہیں پیش کرسکتی اور نہ پیش کرسکیگی۔

یہاں پر چند ایسے مقدمات پیش کئے جاتے ہیں جن سے یہ صاف ظاہر ہو جائیگا کہ آنحضرت جس کتاب کو لیکر آئے وہ ان کی خود ساختہ نہ تھی اور جو آپنے عظیم الشان کارنامے دکھلائے وہ آپ کی ذاتی قابلیت و استعداد کے نتائج نہ تھے بلکہ یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کیطرف سے تھا اور اسی نے آپ کی نصرت و اعانت فرمائی۔ نیز ساتھ ہی ساتھ ان مقدمات سے آپ کی لائی ہوئی کتاب کی اہمیت اور دعوت محمدیہ کا موضوع بھی ظاہر ہو جائیگا۔

(۱) آپنے بہانگ دہل اعلان فرمایا کہ میں اسلئے مبعوث کیا گیا ہوں کہ ان بے راہ جماعت اور فتنہ پرور اور بت پرست قوم کی اصلاح کروں اور ان کے دلوں کو دریائے علم و حکمت سے پر کردوں تاکہ وہ میری دعوت کو تمام عالم میں پھیلا دیں اور خدا کے آخری پیغام کو تمام انسانوں کے کانوں تک پہنچا دیں اور لوگوں کے رہنما اور پیشوا بنیں۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا يَعْبُدُوْنَنِيْ وَلَا يُشْرِكُوْنَ بِيْ شَيْئًا۔ یعنی خدائے وحدہ لاشریک نے وعدہ فرمایا ہے کہ مومنین صالحین کو زمین کا خلیفہ بنائیگا جیسا کہ امم سابقہ کو بنایا گیا تھا اور ان کے لئے پسندیدہ دین کو قوت بخشیگا اور ان کے خوف کو امن سے بدل دیگا اور ان لوگوں کی شان یہ ہوگی کہ خدا کے سوا کسی کے سامنے ان کا سرخم نہ ہوگا۔" واقعی جب تک مسلمانوں میں یہ صفت قائم رہی ان پر کوئی غالب نہ آسکا اور اسی کے فقدان سے وہ سلاسل القید میں جکڑ دئے گئے۔

(۲) آنحضرت صلعم نے بتلایا کہ اسلام کے علاوہ تمام ملل و ادیان کے متبعین غلط راستہ اختیار کئے ہوئے ہیں اور انبیا کی تعلیمات سے انکا کچھ تعلق نہیں۔ انہوں نے کتابوں میں تحریف کر ڈالی ہے اور خواہشات نفسانی کے مطابق الفاظ کتابوں میں درج کردیے ہیں۔ صرف اسلام ہی وہ مذہب ہے جو تمام عالم کیلئے پیغام رحمت بنکر آیا اور سب ادیان پر غالب ہو کر رہیگا اور اسمیں کسی قسم کی معمولی سی بھی تحریف نہ ہوئی اور نہ ہوسکیگی۔

هُوَ الَّذِيْ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ۔ یعنی خدا وہ ذات ہے جس نے اپنے محترم رسول کو ہدایت و حقانیت کیساتھ مبعوث فرمایا تاکہ اسکو تمام مذاہب پر غلبہ عطا فرمائے۔

(۳) قرآن شریف کے ذریعہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ کتاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بنائی ہوئی نہیں ہے بلکہ اس خدا کی طرف سے نازل ہوئی ہے جس نے اسکی پرورش کی اور اسکے سینہ کو مخزن علم و حکمت اور اسکی پیشانی کو مطلع انوار بنایا۔ وانزل علیک الکتاب والحکمۃ وعلمک ما لم تکن تعلم وکان فضل اللہ علیک عظیما۔ یعنی خدا نے تمپر کتاب و حکمت نازل فرمائی اور تم کو وہ علم بخشا جس سے تم پہلے ناواقف تھے اور اسی وجہ سے جب کبھی کسی امر میں سہواً غلطی فرماتے تو باریتعالیٰ کبھی شفقت و نرمی سے اصلاح فرما دیتا۔ جیسا کہ ارشاد ہے عَفَا اللّٰهُ عَنْكَ لِمَ اَذِنْتَ لَهُمْ حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكَ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا وَتَعْلَمَ الْكٰذِبِيْنَ۔ یعنی جب تک کہ آپ کے لئے سچا اور جھوٹا ظاہر نہ ہو جائے آپ کو اجازت نہ دینی چاہیے تھی لیکن خیر خدا نے اسکو درگذر فرما دیا۔ اور کبھی تہدید آمیز الفاظ نازل فرماتا ولولا ان ثبتناک لقد کدت ترکن الیہم شیئا قلیلا اذا لاذقناک ضعف الحیاۃ وضعف الممات ثم لا تجد لک علینا نصیرا۔ اگر ہم تمکو ثابت قدم نہ رکھتے تو تم ضرور ان کی طرف مائل ہو جاتے اسوقت ہم تمکو دنیا و آخرت کا دگنا عذاب چکھاتے اور کو

تمہارا معاون وناصر بھی نہ ہوتا۔ واذ تقول للذی انعم اللہ علیہ وانعمت علیہ امسک علیک زوجک اس آیت کے متعلق حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ اگر کوئی آیت آنحضرت چھپانیوالے ہوتے تو اسی آیت کو چھپاتے۔ ولا تطرد الذین یدعون ربھم بالغداۃ والعشی یریدون وجھہ ما علیک من حسابھم من شی وما من حسابک علیھم من شی فتطردھم فتکون من الظالمین۔ اے محمد بادہ توحید کے سرشاروں کو اپنے دربار سے مت نکال نہ آپ ان کے حساب کے ذمہ دار ہیں اور نہ وہ آپ کے حساب کے ذمہ دار اگر آپ نے ان کو دھتکارا تو ظالمین میں تمہارا شمار کرلیا جائیگا" اس آخری آیت اور جو اسکے ہم معنی سورہ کہف اور عبس میں آئی ہے اسکے شان نزول کا خلاصہ یہ ہے کہ امراء قریش نے آنحضرت سے درخواست کی کہ ہم چونکہ مالدار اور ذی عزت ووجاہت ہیں اسلئے جب ہم آپکی موعظت ونصیحت سننے آئیں تو یہ خستہ حال مسلمان خلل انداز نہ ہوں یعنی دربار نبوی میں داخل نہ ہونے دیا جائے۔ آنحضرت نے خیال فرمایا کہ شاید اس طریقے سے انکے قلوب اسلامی نور سے متمتع ہوسکیں۔ اس تجویز پر عمل کرنیکا ارادہ فرمایا تو خدا نے فوراً روک دیا کہ آپ کی تمامتر توجہ ان فقراء کی طرف ہونی چاہئے جو اپنے تمام مال واولاد کو خیرباد کہکر خدا کے ہو رہے ہیں نہ کہ ان متکبر اور بدطینت لوگوں کی طرف جو کہ مسلمانوں کو حقیر وذلیل سمجھتے ہیں۔

(۴) جب وحی آنحضرتؐ پر نازل ہوتی تو اسوقت جلدی جلدی آپ بھی حضرت جبرئیل کے ساتھ پڑھنے لگتے کہ مبادا کہیں بھول نہ جاؤں اسپر خدا نے یہ آیت نازل فرمائی۔ لا تحرک بہ لسانک لتعجل بہ ان علینا جمعہ وقرانہ۔ اے محمد تم کو اتنی تکلیف برداشت کرنے کی کیا ضرورت تم نسیان سے خائف مت ہو اس قرآن کا تمہارے سینہ میں محفوظ رکھنا ہمارے ذمہ ہے۔ دوسری آیت میں ارشاد ہے۔ سنقرئک فلا تنسیٰ الا ما شاء اللہ یعنی اے محمد ہم تمکو اس طرح پڑھائینگے کہ بھولوگے نہیں مگر ہاں خدا کسی مصلحت سے اگر چاہیگا تو بھلا دیگا لیکن یہ نسیان تمہارے ضعف حافظہ کا نتیجہ نہ ہوگا۔

(۵) آنحضرت صلعم نے قرآن شریف کے الفاظ ومعانی دونوں کو بغیر کسی نقص وزیادۃ کے ہم تک پہنچا دیا۔ یہانتک کہ لفظ قل کو بھی حذف نہ کیا جیسا کہ اسکی مثالیں بہت ملسکتی ہیں۔ قل ھو اللہ احد الخ قل یاایھا الکافرون۔ ہاں جب آپنے ہرقل قیصر روم کیطرف دعوت نامہ تحریر فرمایا تو ذیل کی آیت سے لفظ قل حذف کرلیا۔ یا اھل الکتاب تعالوا الی کلمۃ الخ کیونکہ یہاں محض تبلیغ مقصود تھی۔

(۶) نمبر ۳ و ۵ میں جس امر کو ظاہر کیا گیا ہے اسپر ذیل کی آیت بخوبی دال ہے۔ وَاِذَا تُتْلٰی عَلَیْھِمْ اٰیٰتُنَا بَیِّنٰتٍ قَالَ الَّذِیْنَ لَا یَرْجُوْنَ لِقَآءَنَا ائْتِ بِقُرْاٰنٍ غَیْرِ ھٰذَآ اَوْ بَدِّلْہُ قُلْ مَا یَکُوْنُ لِیْٓ اَنْ اُبَدِّلَہٗ مِنْ تِلْقَآءِ نَفْسِیْ اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا یُوْحٰٓی اِلَیَّ اِنِّیْٓ اَخَافُ اِنْ عَصَیْتُ رَبِّیْ عَذَابَ یَوْمٍ عَظِیْمٍ۔ یعنی جب قرآن شریف کی آیتیں مشرکین پر پڑھی جاتی ہیں تو کہتے ہیں کہ یا تو دوسرا قرآن لاؤ یا اسمیں تغیر کرو۔ اے محمد تم ان لوگوں سے کہدو کہ میری اسمیں ذرا سی بھی قدرت نہیں میں تو وہی کہتا ہوں جس کی میری طرف وحی کی جاتی ہے۔ قُلْ لَّوْ شَآءَ اللّٰہُ مَا تَلَوْتُہٗ عَلَیْکُمْ وَلَآ اَدْرٰىکُمْ بِہٖ فَقَدْ لَبِثْتُ فِیْکُمْ عُمُرًا مِّنْ قَبْلِہٖ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ۔ اگر خدا کی مشیت نہ ہوتی تو میں نہ اس قرآن کو تمہیں سناتا اور نہ اسکے معانی سے آگاہ کرتا۔ میں تو اس سے قبل اپنی طویل زندگی تم میں گذار چکا ہوں کیا تم عقل سے بے بہرہ ہو۔ یعنی جب میں نے پہلے کبھی دنیاوی معاملات میں خیانت وکذب سے کام نہ لیا تو پھر کس طرح میں خدا پر جھوٹ باندھ سکتا ہوں۔